وننزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین

تعمیر و بقا مملکت، پاکستان کیلئے نسخہ کیمیا /

یعنی

آئین قرآنی

جس پر عمل کرنا دینی اور دنیاوی ترقی کا کفیل ہو سکتا ہے

مؤلفہ

خادمِ ملت مولوی میاں عبد الحق صدر مسلم لیگ کمیٹی

غورغشتی و صدر جمعیۃ العلماء پاکستان اٹک

… ثابت ہوگا۔

تیلی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری گیٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خداوند تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ جس چیز کو ہم اپنے تمدن اور معاشرت کے لیے اسلامی نقطۂ نگاہ سے خواہاں تھے اسکی پہلی منزل بفضلہٖ تعالےٰ طے ہو گئی اگرچہ مخالفین نے ہمارے مقصد کے حصول میں ہر قسم کے روڑے اٹکائے تھے لیکن آخر میں انکو طوعاً یا کرھاً ہمارا مطالبہ تسلیم کرنا پڑا یعنی حصول پاکستان یہ وہ بیش بہا چیز ہے کہ فرزندان توحید کی بے انتہا قربانیوں اور جاں فشانیوں کے بعد حاصل ہوئی۔ لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیے۔ کہ ہماری جدوجہد صرف اس ہی قدر پر ختم ہو گی۔ بلکہ اصل مقصود کیلئے یہ چیز ایک ذریعہ ہے اور بعد حصول پاکستان کے کئی منازل ہمکو طے کرنی ہونگی۔ ورنہ سعی بے سود اور مقصد نابود ہے۔

حصول پاکستان کے بعد دو امر نہایت ضروری درپیش ہیں جو کہ آپس میں لازم وملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی تحفظ پاکستان و تعمیر پاکستان یہ دو امر مملکت خداداد پاکستان ما ہنا اللہ عن شر العدوان کے لئے اتنے ضروری ہیں کہ بغیر ان کے حصول پاکستان بے معنی اور بے منفعت ثابت ہو گا۔ العیاذ باللہ

ہمارے دور اندیش سیاست دان ان ہر دو شعبوں سے غافل نہیں بلکہ ہر طرح سے تدابیر اور حیل سنج رہے ہیں۔ مثلاً تحفظ کیلئے صحیح تعلیم و تنظیم عساکر یورپ کے ماہرین حرب سے استفادہ آلات جدیدہ حربیہ کا حصول اور فراہمی وغیرہ تعمیر کیلئے اقتصادیات کا درست کرنا جسکے واسطے بے روزگاری اور تعطل کا ازالہ لازمی ہے اور صنعت و حرفت کے شعبوں کا اجراء زراعت اور باغبانی کو ترقی ضروری سمجھی جاتی ہے درحقیقت یہ ایسے امور ہیں کہ جسکے حصول کے لئے ہر ایک ذی عقل زمانہ حال میں متفق ہے اور نہ اشیاء کا شرعی نظام سے کچھ تناقص ہے لیکن فی الواقع یہ ایسے امور ہیں جو کہ ازالہ مرض کے بعد تقویتیہ اور تائید کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تک اصل مرض علتہ العلل کا ازالہ نہ ہو مقویات اور مویدات چنداں مفید ثابت نہیں ہو سکتے مملکت پاکستان میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہ مسلم لیگی قبا میں اقتصادیات کو اعتدال پر لانے کے لئے صرف روسی اشتراکیت کو ذاخذ علاج سمجھتے ہیں ان لوگوں کے یہ زعم ہے کہ جب تک سرمایہ داروں اور زمینداروں سے سرمایہ اور زمینیں چھین کر عوام پر تقسیم نہ کی جادیں تو مساوات اور ہمواری ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اور اس امر کا ان لوگوں کو ہرگز پاس نہیں کہ یہ دولت یا یہ زمین کہاں سے حاصل ہوئی ہے حلال طریق سے یا حرام طریق سے محض سرمایہ داری اور زمینداری کو ہموار کرنا ان کا اصل الاصول

ہے قطع نظر اس کے کہ یہ اصول دہریت اور لامذہبیت پر مبنی ہیں مملکت پاکستان میں ایک عظیم الشان فتنہ و فساد اور خطرناک پریشانی پھیلانے کا باعث ہونگیں۔ یہ علاج باشندگان خطہ اسلامی کے مزاج سے ہرگز موافق نہ ہوگا۔ فرزندان ملت کا جم غفیر اور جمہور اہل اسلام نے جانی اور مالی قربانیاں حصول پاکستان کے لئے اس واسطے پیش کیں تھیں کہ یہاں کا طرز حکومت اسلامی ہوگا۔ اور جملہ معاملات شریعت حقہ کے مطابق طے کئے جاوینگے۔

چنانچہ زعماء مسلم لیگ نے کرات مرات سے اس امر کا اعلان بھی کر دیا۔ یہ وہ چیز تھی کہ اس سخت مرحلہ کو قلیل عرصہ میں طے کرنے میں مدد کا کام دے رہی تھی۔ اشتراکیت کا یہ تقاضا کہ جملہ بنی نوع انسان میں بالکل مساوات حاصل ہوجائے اور کوئی فرد نہ فاضل ہو اور نہ مفضول اور نہ غنی اور نہ فقیر قانون قدرت کے بھی برخلاف ہے بغیر ان امتیازات کے نظام عالم کا چلنا محال ہے۔

اگر کمیونسٹ حضرات کو مذہب اسلام سے دشمنی نہیں۔ اور محض غرباء اور مساکین کی ہمدردی چاہتے ہیں۔ تو اصول اسلامیہ سے واقفیت حاصل کریں کیونکہ اسلام ہی درحقیقت ایک مکمل اور اٹل قانون ہے جو کہ اپنے آغوش رحمت میں دینی اور دنیاوی بھلائیوں کا کفیل ہو سکتا ہے غرباء اور

مساکین اور مہاجرین کی بیکسی اور بے بسی کو بھی نظام اسلامی دور کر سکتا ہے۔ اقلیتوں کی جان و مال کی حفاظت اور ان کی شہری اور مذہبی آزادی شریعت حقہ کی رو سے بخوبی پوری ہو سکتی ہے اسلام نے اپنے حربی اعداء سے بھی کبھی ایسا ظالمانہ سلوک روا نہیں رکھا کہ جس طرح مغربی تہذیب کے مہذب بندوں نے اپنے ہمسایوں پر قریبی دور میں برتا تھا۔

علاوہ اس کے شرعی نظام میں غربا اور مساکین کی پرورش کے لئے ایسے سبیل موجود ہیں جو کہ اقتصادی حالت کو بوجہ احسن درست کر سکتے ہیں مثلاً زکوٰۃ کا مسئلہ مطابق فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حضورؐ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا عامل مقرر فرمایا تھا خذ ھا من اغنیاءھم وردھا الی فقرائھم ترجمہ اے معاذ زکوٰۃ کو اغنیاء سے وصول کر کے فقراء پر تقسیم کرنا اور خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مانعین زکوٰۃ سے جہاد کرنا۔ غلہ سے عشر یا نصف عشر کا مقرر ہونا۔ بکریوں گائے اونٹ وغیرہ اموال تجارت سے ہر سال میں زکوٰۃ وصول کر کے بیت المال میں داخل کرنا اور اپنے مصارف پر خرچ کرنا اور ان کی حفاظت کرنا۔ جنگلوں اور چراگاہوں کو قومی ملکیت قرار دینا جن جائدادوں اور جاگیروں پر غداران ملت نے قوم کو ذلیل کر کے انگریزی دور میں بطور انعام حاصل کی تھیں ان کو

چند آیات قرآنیہ معہ ترجمہ اہمیت جہاد کے متعلق تحریر کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

(۱) قوم کو دشمنوں کی جنگ کے لیے آمادہ کرنا زمانہ کے موافق عمدہ سے عمدہ سامان حرب کو تیار رکھنے کی سیاست

وَاَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ۔

جہاں تک تم سے ہو سکے دشمنوں کے مقابلہ میں ایسی قوت تیار رکھو جس سے خدا کے اور تمہارے دشمنوں کو خوف و ہیبت پیدا ہو تا کہ اور دشمنوں کو بھی خوف ہو جنکو ابھی تک تم نے نہیں جانا ہے انکو اللہ جانتا ہے۔ قوت کا لفظ جامع ہے ہر قسم کے سامان حرب کو شامل ہے پہلے زمانہ میں جب تیر و کمان عمدہ گھوڑے تلوار نیزہ۔ خنجر۔ خود زرہ وغیرہ تھا۔ اس زمانہ میں توپ۔ بندوق بکار توس بحری و بری سواری ریل ہوائی جہاز تارپیڈو۔ ہر قسم کے آتش فشاں آلات موجودہ اور موجود ہونے والے کو بھی شامل ہے فن سپہ گری اور قومی رضاکار پیدا کرنے کی طرف بھی اشارہ ہے مسلمانوں کو جس قدر حیرت انگیز فتوحات خلفاء کے عہد میں ہوئے تھے۔ اکثر قومی لشکر سے ہوئے ہیں۔

(۲) قوم کو مضبوط اور بہادر رہنے کی تاکید کیونکہ جب تک لشکر

ہیں جواںمردی اور جفاکشی نہ ہوگی۔ کامیابی مشکل ہے آرام طلب اور بزدل سپاہی کے پاس اگر ہر قسم کا سامان حرب و ضرب عمدہ سے عمدہ ہوگا موقع پر شکست ہی اس کا استقبال کرے گی۔ اس لئے قرآن مجید نے اس سیاست کا بھی نوکہ فرمایا ہے۔ دیکھو۔ ولیجدوا فیکم غلظۃ ایسے رہو کہ تمہارے دشمن تم میں سختی محسوس کریں تم کو بودا اور آرام طلب نہ پاویں۔ یاایھا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ وماواہ جھنم وبئس المصیر (انفال) کہ اے ایمانداروں جب کفاروں سے تمہارا مقابلہ ہو تو پیٹھ نہ پھیرنا بجز اس کے کہ جو جنگ میں وار کرنے کے لئے پیٹھ پھیرتا ہے یا لشکر میں جا ملنے اور کسی نے پیٹھ پھیری تو اس نے خدا کا غضب حاصل کیا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے

(۳) مظلومین اور مہاجرین کو جہاد کرنے کی اجازت اور اللہ تعالے کیطرف سے امداد اور نصرت کا وعدہ اور بصورت ترک جہاد اور دفاع کے معابد اور مساجد کے خراب اور ویران ہونے کا خطرہ اور مسلمانوں کو بعد از تمکن فی الارض اور قدرت کے کیا کیا کام کرنے چاہئیں ان چیزوں کو ذیل کی آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

اذن للذین یقاتلون الی قولہٗ تعالےٰ وللہ عاقبۃ الامور

سورہ حج پارہ ۱۰

ترجمہ لڑنیکی انلوگونکو اجازت دیدی گئی ہے - جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالےٰ انکے غالب کردینے پر پوری قدرت رکھتا ہے جو اپنے گھروں سے بے وجہ نکالے گئے محض اتنی بات پر کہ وہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کا ایک کا دوسرے سے زور نہ گھٹاتا رہتا تو نصاریٰ کے خلوت خانے اور عبادت خانے اور یہود کے عبادت خانے اور وہ مسجدیں جن میں اللہ کا نام بکثرت لیا جاتا ہے سب منہدم ہو گئے ہوتے اور بے شک اللہ تعالےٰ اسکی مدد کریگا جو کہ اللہ کی مدد کریگا بے شک اللہ تعالےٰ قوت والا غلبہ والا ہے یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دیدیں تو یہ لوگ نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام تو خدا ہی کے اختیار میں ہے۔

علم سیاست کے متعلق اور بھی بہت مفید ہدایات قرآن میں ہیں لیکن بخوف طویل ان چند آیات پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ عاقل کے لئے اشارہ بس ہے علاوہ اسکی احادیث

نبویہ ہیں جو ارشادات ہیں وہ اہل ذوق کو شوق جہاد دلانے
میں ایک وجدانی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔

ہمارے آقائے نامدار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی
مغازی میں بہ نفس نفیس شرکت فرمائی ہے اور نہایت خطرے
کے مقام میں سب سے مقدم ہوا کرتے تھے صحابہ کرام فرماتے
ہیں کہ ہم میں سے وہ شخص بہت شجاع اور دلاور سمجھا جاتا تھا
جو کہ حضور کے شانہ بشانہ لڑتا تھا ہر معرکہ میں سب سے
اول آپ ہوتے تھے۔ عرب کے بڑے بڑے شاہسوار
بہادر آپ کی شجاعت کو مانتے تھے۔

قرآن اور حدیث موجود ہوتے ہوئے ہم مملکت پاکستان
کے رہنے والوں کو کسی دوسرے آئین کی ضرورت نہیں پاکستان
کا حصول اسلام اور قرآن کے نام پر ہوا ہے جو لوگ کہ قرآن
اور اسلام کے مخالف ہیں وہ غدران ملک و ملت ہیں۔
ان کا وجود تحفظ پاکستان کیلئے سخت مضر ہے۔
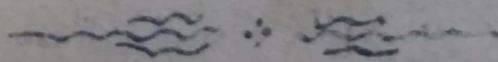
من آنچه شرط بلاغ است با تو می‌گویم
تو خواه از سخنم پند گیر خواه ملال

خادم ملت

عبدالحق غورغشتوی عفی عنہ